91885 ـ شیعہ سے نکاح کرنے کا حکم

سوال

ایک شیعہ مسلمان عورت سے شادی کرنے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اہل سنت و الجماعت کے مسلک سے تعلق رکھتا ہوں، اور آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ شیعہ لڑکی ایک عرب ملک سے تعلق رکھتی ہے اور وہ اکثر عقائد نہیں رکھتی جو شیعہ کے ہیں، بلکہ وہ اہل سنت و الجماعت کے بہت زیادہ قریب ہے، لیکن بعض امور میں نہیں اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ وہ ان کو بھی چھوڑ دے کیونکہ یہ صحیح نہیں، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے دین کے بارہ مکمل تحقیق کرے اور ثابت شدہ کو اختیار کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو ہدایت سے نوازا ہے اور آپ اہل سنت و الجماعت کا مسلک اختیار کیے ہوئے تو آپ کے لیے اہل سنت اور شیعہ کے مابین بعد کو جاننا ضروری ہے.

شیعہ حضرات جن اصولوں میں اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں لیکن چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف ہو چکی ہے، اور وہ اپنے اماموں کو بھی معصوم مانتے ہیں، اور وہ چند ایک صحابہ کرام کو چھوڑ کر باقی سب صحابہ کو کافر کہتے ہیں، اور وہ قبروں اور مزاروں کی تعظیم کرتے ہیں اور قبر والے سے دعا مانگتے ہیں، اور اللہ کو چھوڑ کر اس سے مدد مانگتے ہیں.

اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کر لیں کہ وہ اہل سنت و الجماعت سے بہت زیادہ بغض و کینہ اور حسد رکھتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں، اور اگر ان شیعہ سے شادی ہو جائے تو پھر کیا حالت ہو گی ؟

اور ان دونوں مذہبوں میں تناقض اور مخالفت کے ہوتے ہوئے وہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے ؟ اور وہ اپنی اولاد کی تربیت کس نہج پر صحیح کر سکتا ہے ؟ کیا وہ اپنی اولاد کو بارہ اماموں کے معصوم ہونے کا سبق دےگا، یا کہ ان سے غلطی اور بھول چوک ہونے کا درس ؟ اس کے علاوہ اور بہت ساری متناقض اشیاء میں کیا کریگا ؟

اور عقد نکاح کے متعلق عرض یہ ہے کہ: اگر وہ عورت یہ سب یا ان میں کچھ اعتقادات رکھتی ہے تو یہ عقد نکاح باطل ہو گا، اور آپ اس سے نکاح کرنا حلال نہیں؛ کیونکہ یہ اعتقادات دین کے مخالف ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان

ہے:

اور تم مشرک عورتوں سے اس وقت تك نكاح مت كرو جب تك وہ مومن نہ ہو جائيں البقرۃ (221).

اور اگر وہ عورت ان ميں سے ہو جو يہ سب يا كچھ اعقادات نہيں ركھتے، يا پھر وہ عورت ان كا عقيدہ ركھتى تھى ليكن اس نے اب چھوڑ كر توحيد و سنت كى راہ اختيار كر لى ہے تو آپ كے اس سے شادى كرنا جائز ہے، اور اس غلط ماحول كو چھوڑنے ميں اس كا تعاون كرنے پر آپ مشكور ہونگے، اور اجروثواب كے مستحق ٹھريں گے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا رافضہ سے شادى كرنا جائز ہے ؟

شيخ الاسلام كا جواب تھا:

" خالصتا رافضى لوگ بدعتى اور گمراہ لوگ ہيں، كسى بھى مسلمان شخص كو اپنى ولايت ميں موجود عورت كا نكاح رافضى سے نہيں كرنا چاہيے.

اور اگر وہ خود رافضى عورت سے شادى كرے تو اس صورت ميں اس كا نكاح صحيح ہو گا جب اس عورت سے توبہ كى اميد ہو، وگرنہ اس سے نكاح نہ كرنا ہى افضل ہے؛ تا كہ وہ اس كى اولاد كو خراب نہ كرے " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 61).

آپ نے ديكھا كہ شيخ الاسلام رحمہ اللہ نے رافضى شخص سے شادى كرنے كو منع كيا ہے؛ كيونكہ خاوند كا اپنى بيوى پر اثر ہوتا ہے، اور انہوں نے رافضى عورت كے ساتھ ايك شرط سے شادى كرنے كى اجازت دى ہے كہ اگر اس كے توبہ كرنے كى اميد ہو.

چنانچہ اگر آپ ديكھتے ہيں كہ وہ عورت استقامت اور حق كى طرف گامزن ہے، اور آپ ديكھتے ہيں كہ جس عقيدہ پر وہ ہے وہ اس سے بغض ركھتى ہے اور جن عقائد و افعال پر اس كے گھر والے ہيں وہ اس كو ترك كرنا چاہتى ہے تو پھر اس سے شادى كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

اگرچہ آپ كے ليے بہتر اور افضل تو يہى ہے كہ آپ كوئى دين والى عورت تلاش كريں جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے.

واللہ اعلم .